نفسیاتی معالجہ ہے' انہوں نے اس کتاب میں تقریباً ان تمام مسائل کو اپنے مطالعہ و شعور کی قوت سے پیش کردیا ہے جو پاکستان کو ایک فلاحی مملکت کے درجے تک پہنچنے کے لئے اپنا حل چاہتے ہیں۔

جذبات اچھے ہیں ' ان کا نقطۂ نظر خاصا محققانہ ہے' مگر اختلاف کے بعض اہم مقامات بھی سامنے آتے ہیں۔ مغربی ترقی کے دونوں پہلوؤں کا بہت اچھا نقشہ بیان کیا گیا ہے۔

ملک میں سرمایہ دارانہ ارتکاز' در آمدات و برآمدات ' صنعتی صورت حال ' ٹیکسیشن سسٹم ' غیر ملکی قرضہ ' رشوت اور سفارش ' سیاسی نظام ' زرعی نظام ' نظام صحت ' نظام تعلیم ' قوم اور قومیتیں اور صوبائی خودمختاری 'عدالتی نظام 'بیوروکریسی ' خارجہ پالیسی کے جو حالات پائے جاتے ہیں اس کا جائزہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان احوال و واردات کی تشکیلِ نو کے لئے ڈاکٹر صاحب نے تجاویز بھی دی ہیں۔

ان کی تجاویز میں بہت سے مثبت امور اچھے بھی ہیں ' نئے خیالات بھی ہیں ' مگر بعض معاملات میں انہوں نے اسلامی اصول و مقاصد کو درست طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے کچھ ایسے امور پیش کیے ہیں جن پر انہیں از سرِ نو غور و تحقیق کرنی چاہیے۔

اس کتاب کا ایک باب اسلامائزیشن کا طریقِ کار ہے۔ اس موضوع پر اوروں نے بھی مختلف طریقے لکھے ہیں ' ڈاکٹر صاحب نے بھی ایک خاکہ پیش کیا ہے۔ اربابِ نظر محکم اسلامی نظریات کی بنیادوں پر اس باب کا جائزہ لے سکتے ہیں۔

کتاب بہ ہرحال خیال انگیز اور پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لئے سوچنے پر اکساتی ہے۔

ہفت روزہ آئین کے ۶ خاص نمبر، مدیر: جناب مظفر بیگ (و دیگر مشیران و معاونین)۔ دفتر اشاعت: نسیم مارکیٹ '۲۱ ریلوے روڈ (نزد میو ہسپتال) لاہور ۵۴۰۰۰۔

ماہنامہ آئین بڑے بڑے سائز کے ۶ ضخیم نمبر (بعد میں فیصلہ ہوا کہ آٹھ) جن میں سے ہرماہ ایک نکلتا ہے' ان کا موضوع "جماعت اسلامی کے ۵۰ سال" ہے ۔ مظفر بیگ اور ان کے ہم قدموں اور ہم قلموں نے بڑی محنت سے ہر خاص شمارے میں جماعتِ اسلامی کے دورِ رفتہ کے ماہ و سال کو تازہ کر دیا ہے۔ تمام واقعات قاری کے سامنے کھڑے ہوجاتے ہیں ' کاروانِ تحریک کی حرکت ' رفتار اور اسکے راستے کے خم و پیچ اور نشیب و فراز ایک فلم کی طرح سے نظر کے

سامنے سے گزرتے ہیں۔ ہر دور کے متعلق اہم تقریریں' تحریریں' بیانات اور دوسرا تاریخی مواد سامنے آجاتا ہے۔ یہ خاص نمبر ایک ایسی دوربینی نگاہِ بازگشت ہیں کہ بے شمار بھولی بسری حقیقتیں اور شخصیتیں اور معرکے ذہن میں تازہ ہوجاتے ہیں۔ اس طرح کی تاریخی اور دستاویزاتی کاوش ہمارے ماضی و حال کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ کرسکتی ہیں' ورنہ ان کا تعلق آپس میں ٹوٹ جائے۔جب حال کا تعلق ماضی سے ٹوٹتا ہے تو پھر مستقبل بھی حال سے دور بھاگ جاتا ہے' حتیٰ کہ ان میں یگانگت نہیں رہتی ۔ تمام دائروں اور تمام شعبوں کے حالات اور بین الاقوامی دعوت کی مساعی کا تذکرہ بھی شامل ہے۔

آٹھ میں سے چار نمبر چھپ چکے ہیں۔ جنوری' فروری' مارچ' اپریل کے چار نمبر اور باقی ہیں۔ کم ضخامت والے نمبروں کی قیمت ۱۵ روپے ہے' زیادہ ضخامت ہو تو ۳۰ روپے۔ اس قیمتی خزانے میں ایک لائبریری سمودی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے مستقل قارئین اور ایجنٹ صاحبان کوشش کرکے دوسروں تک پھیلائیں۔

قرآن کا عائلی قانون: ازجناب ڈاکٹر حافظ احسان الحق صاحب (جامعہ کراچی) ناشر: ادارہ معارف اسلامی ڈی ۳۵' بلاک نمبر ۵' فیڈرل بی ایریا' کراچی ۷۵۹۵۰۔ کاغذ سفید' صفحات ۹۹' سرورق دیدہ زیب رنگین' قیمت ۳۰ روپے۔

حافظ احسان الحق صاحب نے طلبائے قانون اور عام مطالعہ کنندگان کے لئے "قرآن کا عائلی قانون" کے نام سے بہت اچھی کتاب پیش کردی ہے۔ ان کا ذہن صحت مندانہ اور نقطہ نظر بہت معتدل ہے اور انھوں نے نہایت درجہ مستند علما کی تفاسیر و دیگر کتب سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب میں مشمولہ آیات کے الفاظ معہ ترجمہ کا آخر میں ایک انڈکس ہے' مختصر عربی قواعد' ضروری گردانیں اور ضمائر پر مشتمل چند صفحات بھی شامل ہیں۔

آیات احکام کا پہلے اردو ترجمہ دیا گیا ہے' پھر انگریزی ترجمہ اور پھر تشریح۔ پاس ہی صفحہ نمبر ۵۸ پر سزائے رجم کا ذکر ہے جس کا مآخذ حدیث و سنت بتایا گیا ہے۔ اگر قرآنی آیات کی بحثوں کے ساتھ اس کو درج کرنا تھا تو مفصل حاشیے میں یہ واضح کرنا تھا کہ یہ سزا پہلے سے کتاب اللہ (تورات) میں موجود تھی جسے حضورؐ نے برقرار رکھا اور آپؐ کے اسے قانون قرار دینے کے بعد وہ بھی واجب الاتباع ہوگئی۔ ضمناً مخالفینِ رجم نے جو بڑی ماہرانہ بحثیں ان دنوں کی ہیں ان کا تجزیہ و تنقید کرنا لازم تھا۔ یہ کمی رہ گئی۔